© rasailojaraid.com

حاجی ملک ماہر کرنالی

نعت

دکھائیگی یہ آہِ نیم شب اپنا اثر کب تک
حضوری میں بلائیں گے مجھے خیر البشر کب تک
یہ دل اس آستاں سے پائیگا کس دن مراد اپنی
یہ چشم شوق دیکھیگی وہ خوشیوں کا نگر کب تک
نظر آئینگے انوارِ دیارِ مصطفےٰ کس دن
مریضانِ شب آلام کی ہوگی سحر کب تک
بس اب تو حاضری اپنی ہو دربارِ رسالت میں
بہائیگی یہ اشک خون ہماری چشم تر کب تک
یقیناً دردِ فرقت کی کریں گے وہ مسیحائی
ہم اپنے حال کی اُن کو نہ پہنچائیں خبر کب تک
نگاہِ لطف فرماتے ہوئے بُلوا ہی لیں آقا!
جو جاتی ہے ترے در کو تکیں وہ رہگزر کب تک
شبانہ روز ہم الجھے ہوئے ہیں ان خیالوں میں
یہ گھر ہوگا مدینہ، یا مدینہ ہوگا گھر کب تک
نہ ہوگی نعت میں تا چند قدر و منزلت اپنی
نہ سمجھیں گے ہمارا مرتبہ اہلِ ہنر کب تک
مدینے کو چلے جاتے ہیں اہل شوق روز و شب
اے ماہر! بیٹھ کر تکتا رہوں دیوار و در کب تک

خالد شبیر احمد

نعت

مہکی ہیں محبت سے مدینے کی ہوائیں
خوشبو سے درودوں کی معطر ہیں فضائیں
کیا نور برستا ہے مدینے کی فضائیں
اُٹھتیں ہیں ہر اک سمت سے رحمت کی گھٹائیں
ہر زائرِ خوش بخت یہاں مست ولا سے
ہر دل سے نکلتی ہیں عقیدت کی شعائیں
مشکل ہے یہاں آنا بجز ان کی اجازت
آتا ہے وہی درپہ جسے آپ بلائیں
یہاں گنگ زبانیں ہیں، بیاں حرف سے عاری
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں یہاں دل کی صدائیں
بس دل ہے کہ بجھتا ہی چلا جائے یہاں پر
کیا خوب ہیں اس شہر معظم کی ادائیں
خالد ہے یہاں شام و سحر نور کی بارش
پرتو سے انہی کے ہی تو روشن ہیں فضائیں

© rasailojaraid.com